~~دور حاضر~~

دور حاضر میں مسلم امہ کو درپیش مسائل اور ان کا اسلام میں حل

تعارف:- اللہ تعالیٰ نے دنیا کو گویا انسانوں کی میل جول اور تعلقات کو استوار کرنے کیلئے بنایا لیکن ساتھ ہی ان کی زندگی کے حصول کیلئے وسائل بھی فراہم کیے۔ جیسے جیسے انسان نے ترقی کی اُس نے ان وسائل کو مختلف طریقوں سے استعمال کیا تو اُس کیلئے مسائل نے بھی جنم لیا۔ اُن میں سے کچھ مسائل آج کے جدید دور میں بھی موجود ہیں اُن میں سے کچھ آج زیر بحث ہیں کہ مثلاً اللہ تعالیٰ نے کسی کو وسائل زیادہ عطا کیے کسی کو کم اور لوگ حسد پال لیتے ہیں۔ آج کے مسلمانوں نے جھوٹ، وعدہ خلافی، بددیانتی کو اپنا شیوہ بنا لیا ہے ساتھ ہی زنا جیسا گناہ بھی مسلم معاشرے میں آگ کی طرح پھیل چکا ہے۔ مسلمانوں میں محبت و اخوت ختم ہو چکی ہے نفسا نفسی کا عالم ہے اس کے علاوہ کئی مسلمانوں کو حقوق سے محرومی کا بھی سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ رزق کی کمی کی شکایت کرتے ہیں اور اللہ کی وحدانیت پر بھی مکمل یقین نہیں کرتے بلکہ دوسری طاقتوں کے محتاج بن گئے ہیں ان سب کا اسلام نے ہمیں بہترین حل بتایا ہے۔

درپیش مسائل

حسد ایک عام مسئلہ:- دنیا میں جہاں کہیں مسلمانوں کا ایک دوسرے سے سامنا ہوتا ہے اور زندگی سے جڑی ہر چیز سے بھی سامنا ہوتا ہے ہر کوئی مسلمان بھائی کسی دوسرے بھائی کی اللہ

کی طرف سے عطا کردہ نعمتوں سے ناخوش ہو جائے اور اس کے چھن جانے کی تمنا کرے اسے حسد کہتے ہیں۔ حسد آج مسلمان کے دل میں بنے ہوئے خون کی مانند ہے۔ حسد بھائی کے دل میں بھائی کیلئے، بہن کے دل میں بہن کیلئے، اولاد کے دل میں ماں باپ کیلئے اور رشتہ داروں کیلئے ہو سکتا ہے۔ انسان کسی کو ترقی کرتا دیکھ کر خوش نہیں ہوتا۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا **"حسد سے دور رہو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ خشک لکڑیوں کو"۔**

حاسد نہ صرف اپنے دل میں بیماری پالتا ہے بلکہ خود ہی سکون بھی تباہ کر لیتا ہے۔ اب ہمیں اسلام نے حسد سے بچاؤ کی کچھ ترغیبات بتائی ہیں مثلاً ہمیشہ ایک مسلمان کو دنیا میں اپنے سے نیچے درجے والے انسان کو دیکھنا چاہیئے تاکہ اس کا دل مطمئن ہو سکے اس طرح انسان کی نہ ختم ہونے والی خواہشات جنم لیں گی۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا **"اللہ کی تقسیم پر راضی ہو جاؤ، تم سب سے زیادہ مالدار ہو جاؤ گے"۔**

اسی طرح جب مسلمان کسی کی نعمت یا چیز دیکھے تو فوراً ماشاءاللہ بولے۔ اللہ سے مسلمان بھائی کی مزید ترقی کی دعا کرے اور اپنے لیے بھی وہ نعمت کی دعا و التجا کرے۔ اگر کوئی حسد کی خواہش پیدا ہو تو اپنے نفس پر قابو رکھے اللہ کی عطا کردہ نعمتوں پر خوش رہے۔ اور یہاں دین کے معاملے میں اپنے سے اولیاء علماء کو دیکھے تاکہ اس کے دل میں بھی ان جیسا بننے اور اللہ کے احکامات کو ماننے کی خواہش پیدا ہو

سورۃ آلعمران آیت 26 وتعز من تشاء وتذل من تشاء

"اور اللہ جسے چاہیے عزت دے، اور جسے چاہے ذلت دے۔"

زنا ایک بڑھتا ہوا مسئلہ آج کے مسلم معاشرے میں بے حیائی اور زنا ایک بہت عام اور خطرناک المیہ ہے جس کی وجہ سے معاشرہ تباہی کے دہانے پر آ کھڑا ہوا ہے اور زنا صرف بدکاری تک محدود نہیں ہے بلکہ ہاتھ کا زنا بھی ہوتا ہے، کان کا بھی زنا، زبان اور آنکھوں کا بھی ہوتا ہے۔ بڑھتی ہوئی فحاشی کی ایک وجہ آج کل بنائی جانے والی فرسودہ فلمیں اور ڈرامے ہیں جنہوں نے نوجوان نسل کو حلال اور حرام کا فرق ہی بھلا دیا ہے۔ اور اسلامی تعلیمات سے دور کر دیا ہے۔ آج کل اگر دیکھا جائے جیسے پاکستان میں لاکھوں ہنرمند نوجوان پڑھے لکھے ہیں لیکن بے روزگار ہیں اور فارغ بھی۔ اُن کی یہ بے حیائی اور فحاشی جو کہ ارد گرد کے ماحول میں عام ہے اپنی طرف کھینچتی ہے۔ لہذا ریاست کو ان کو روزگار کے مواقع فراہم کرنے چاہیے۔

سورۃ الاسرا آیت 32

ولا تقربوا الزنى انه كان فاحشة وساء سبيلا

"اور زنا کے پاس بھی نہ جانا کہ وہ بے حیائی اور بری راہ ہے"

اسلام نے زنا سے بچنے کی تلقین کی ہے اللہ نے نفس پر قابو اور اپنی نظر کو پاک کرنے کا حکم دیا ہے کیونکہ گناہ آنکھوں سے دیکھنے سے ہی شروع ہوتا ہے۔

سورۃ نور آیت 30 قل للمومنین یغضوا من ابصارهم ویحفظوا فروجهم "مسلمان مردوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں

کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں"
اسی طرح عورتوں کو بھی پردے اور بلا وجہ گھروں سے
باہر نکلنے سے منع کیا گیا ہے کیونکہ ایک مرد اور عورت کے درمیان
تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ اسلام نے اسی لیے بالغ ہوتے ہی
نوجوانوں کی شادیوں کا حکم دیا ہے۔

مسلم معاشرے میں محبت و اخوت نا ہونے کے برابر

دنیا میں 57 اسلامی ممالک ہیں 1.9 بلین مسلمان ہیں جو کہ 24.5
فیصد دنیا کی آبادی بنتی ہے۔ لیکن مجال ہے ان میں آدھے
ممالک میں بھی کوئی محبت اور اخوت کا رشتہ ہو۔ آج کی
مسلمان قوم کا دھیان باہمی اجتماعی فائدے سے ہٹ کر
صرف اپنے فائدے پر ہے۔ بہت سارے مسلم ممالک اپنے
ذاتی وسائل کے حصول اور مفادات کیلئے ان ممالک سے
ہاتھ ملانے پر مجبور ہیں جنہوں نے نا صرف مسلمانوں کی ساکھ
کو نقصان پہنچایا بلکہ ہر مقام پر ان پہ وار کیا۔ جیسے حال ہی
میں سعودی عرب نے امریکہ کے ساتھ کئی تجارتی معاہدوں
پر دستخط کئے ہیں حالانکہ امریکہ ہی وہ ملک ہے جو خطے
میں مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کا ذمہ دار ہے آج غزہ
میں ننھے بچے، مسلمان خواتین بھوک سے مر رہے ہیں اور
کشمیر میں بھی طرح طرح کے مظالم ڈھائے جا رہے ہیں
لیکن مجال ہے کسی دوسرے اسلامی ممالک نے مل کر عالمی
سطح پر آواز اٹھائی ہو یہی وجہ ہے کہ مسلمان آج کل
دنیا کے کئی حصوں میں اپنے بنیادی حقوق سے محروم

نہیں برداشت کیا جائے گا مسلمانوں کے درمیان ۱۹ نظام کا کی کوئی تاثیر
نہ ہو گا لیکن محال ہے کوئی اسلامی ملک کو کان پر
جوں رینگی ہو۔ مسلمانوں میں اخوت اور باہمی محبت اور
تعاون نہ ہونے کی وجہ سے ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا ہے۔
سعودی عرب اور ایران میں ایک خارجی لڑائی رہی ہے
آپؐ نے ارشاد فرمایا "ایک مومن دوسرے مومن کیلئے عمارت
کی طرح ہے کہ عمارت کا ایک حصہ۔"
اسلام میں تمام مسلمانوں کو مل جل کر رہنے کا حکم دیا گیا ہے
جب آپؐ ہجرت کر کے مدینہ آئے تو تب بھی آپؐ نے انصار و
مہاجرین کو بھائی بھائی بنا دیا۔ اسی طرح دوسروں کی عزت
کرنا ان کا احترام کرنا بھی سکھایا گیا ہے۔ غیر موجودگی میں
کسی دوسرے بھائی کی چغلی کرنے سے منع کیا گیا ہے۔
آپؐ نے فرمایا "جو اپنے مسلمان بھائی کے عیب اس دنیا
میں چھپائے گا اللہ آخرت میں اس کے گناہوں کو چھپائے گا۔

سورۃ آل عمران آیت 103 [redacted] واعتصموا بحبل
اللہ جمیعا ولا تفرقوا" اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے
پکڑے رہو اور آپس میں تفرقہ پیدا نہ کرو"
اللہ تعالیٰ نے بھی ہمیشہ محبت سے رہنے کا حکم دیا ہے

جہالت مسلمان معاشرے میں سرطان کی مانند پھیل چکا ہے

:: جہالت مسلمان معاشرے کی رگوں میں پھیل
چکا ہے۔ آج کل ہر کام کی بنیاد ہی جہالت پر ہوتی
ہے۔ جہالت کوئی لفظ نہیں۔ ستالیس اور کا دھاری

معاملات کو چلانے کیلئے پیش کیا جاتا ہے۔ دنیاوی زندگی کا ہر قول و فعل جھوٹ پر مبنی ہوتا ہے۔ کوئی اپنے عیب چھپانے کیلئے جھوٹ بولتا ہے تو اپنے آپ کو معاشرے کی بلندی پر پہنچانے کیلئے جھوٹ بولتا ہے۔ جھوٹ ایک حد تک انسان کے ضمیر کو بھی مردہ کر دیتا ہے۔ پھر اس کو جھوٹ بولنے میں کوئی برائی نہیں لگتی ہے جب انسان ایک جھوٹ بولتا ہے پھر اُس کو چھپانے کیلئے کئی جھوٹوں کا سہارا لیتا ہے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا **"بندہ اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ مذاق میں بھی جھوٹ بولنا اور جھگڑنا نہ چھوڑ دے اگرچہ سچا ہو۔"**

اسلام نے جھوٹ بولنے سے منع کیا ہے انسان کو ہر وقت خوفِ خدا ہونا چاہیئے اُس احساس ہونا چاہیئے کہ اللہ کی ذات کا علم اتنا وسیع ہے کہ وہ سب کچھ جانتا اور دیکھتا ہے۔ اور روزِ حساب اُسے اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے اور جواب دینا ہوگا جھوٹ کا سہارا لے کر دوسرے مسلمان پر تہمت لگانے کو سب سے نا پسند کیا گیا ہے اور ایسا کرنے والے پر عذاب بتایا اور دکھایا گیا ہے کسی پر بلاوجہ الزام تراشی سے بھی منع کیا گیا ہے کیونکہ الزام کیلئے ثبوت کی بھی ضرورت ہوتی ہے مسلمان کو خوف ہونا چاہیئے اُس سارے جھوٹ نامۂ اعمال میں فرشتے لکھ رہے ہیں اور روزِ آخرت اللہ کے سامنے پیش کیے جائیں گے۔

سورۃ حج آیت نمبر 30 **"واجتنبو قول الزور"** اور جھوٹی بات سے بچو۔

سورۃ الزمر آیت 3 **ان اللہ لا یھدی من ھو کاذب کفار** بے شک اللہ اُسے ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا اور ناشکرا ہو۔

وعدہ خلافی مسلمان معاشرے کا المیہ

مسلمان معاشرے میں جھوٹ کے بعد جو سب سے بڑا مسئلہ درپیش ہے وہ وعدہ خلافی کا ہے۔ مسلمان آپس میں وقتی طور پر کسی چیز کا عہد تو کر لیتے ہیں پر وقت آنے پر اسے پورا نہیں کرتے ہیں۔ عام انفرادی زندگی سے لے کر کاروباری زندگی، روزمرہ کے کاموں سے لے کر اجتماعی زندگی سب میں وعدہ خلافی کو اپنایا جاتا ہے شاید یہی وجہ ہے کہ لوگوں کا ایک دوسرے سے اعتبار اٹھتا جا رہا ہے اور معاشرے میں بگاڑ پیدا ہو گیا ہے۔ اس کو پورا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اللہ نے اسے ناپسندیدہ قرار دیا۔

سورۃ آل عمران آیت ۹ **ان اللہ لا یخلف المیعاد** بیشک اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

حدیث: "جو کسی مسلمان سے وعدہ خلافی کرے اس پر اللہ فرشتے اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور اس کا کوئی فرض قبول نہ ہوگا نہ نفل"

اسلام میں وعدے کو پورا کرنے پر زور دیا گیا ہے قرآن میں حضرت اسماعیل کا ذکر کیا گیا جو کہ وعدوں میں بہت سچے تھے۔ انسان کو وعدہ پورا کرنے کے بدلے میں جنت کی بشارت سنائی گئی ہے کیونکہ حضرت محمدؐ نے اپنے صحابہ سے چھ چیزوں کی ضمانت مانگی تھی جس میں سے ایک وعدہ کو پورا کرنا بھی تھا۔ وعدہ خلافی تو منافق کی نشانی ہے مسلمانوں کو اپنا وعدہ پورا کرنا چاہیے ہمیں وعدہ کو پورا کرنا آپ ﷺ زندگی کی مثالوں سے سیکھنا پڑے گا صلح حدیبیہ کے موقع کچھ شرائط رکھی گئیں جس میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ مکہ اور مدینہ سے جو بھی واپس آیا اسے واپس بھیج دیا جائے گا آپ کا

Scanned with CamScanner

صحابی جو کہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے جسم سے خون بہہ رہا تھا قریش سے بھاگ کر آپ ﷺ آ گئے چونکہ معاہدہ ہو چکا تھا سو آپ ﷺ نے ان کو واپس بھیج دیا۔

کاروبار میں بددیانتی اور سود کا پرچار

مسلمان معاشرے میں تاجروں نے کاروبار کو بلندیوں تک پہنچا دیا۔ آج کل محنت کی بجائے بددیانتی اور سود کا رستہ اپنا لیا ہے کیونکہ یہ بہت سیدھا، آسان اور سہل ہے۔ ایک تاجر ایک وقت میں بیٹھ کر کئی جگہ سے سود کا مال اکٹھا کر رہا ہوتا ہے۔ وہ صرف اپنا ہی نقصان نہیں اپنی اولاد کا بھی نقصان کر رہا ہوتا ہے ان کی حرام طریقے سے پرورش کر رہا ہوتا ہے اب ان بچوں نے جوان ہو کر معاشرے میں بڑھنے کیلئے کیا اسلامی طریقے اپنائیں گے جواب ہے بالکل نہیں جیسا بچپن زندگی دیکھا اور کھایا وہی عملی زندگی میں بھی اپنائیں گے۔

حدیث "سود کا ایک درہم جس کو آدمی جان بوجھ کر کھاتا ہے چھتیس بار زنا کرنے سے زیادہ گناہ رکھتا ہے"۔

اسلام اسے حرام قرار دیا گیا ہے اس سے بچنے کا بھی حکم دیا ہے آپ ﷺ نے سب سے آخر میں سود حرام کر دیا ہے۔ اور اس پر عمل بھی کروا کر دکھایا لہٰذا پہلے انسان کی ذہنی تربیت کرنی چاہئے پھر حرام چیز کا پتا لگانا چاہئے اس میں سب مسلمانوں کو کردار ادا کرنا ہوگا۔

Scanned with CamScanner

رزق کی کمی کی اجتماعی شکایت

آج کل کے مسلمان ممالک کی معیشت کا حال دیکھا جائے تو دنیا میں سب سے بدتر ہے۔ برآمدات تو نہ ہونے کے برابر ہیں۔ وسائل کی بہت کمی آگئی ہے اور اگر ہیں بھی کسی طرح سے استعمال نہیں کر پاتے ہیں نا اتفاقیوں نے ایسا جنم لیا ہے کہ آپس میں بھی تجارتی معاہدے کرنے سے قاصر ہیں۔ اس کی وجہ قرآن اور حدیث کی بنیادی تعلیمات کو نظر انداز کرنا ہے۔ نوجوان مسلمان محنت کو عار سمجھتے ہیں اور قیمتی وقت انٹرنیٹ موبائل پر ضائع کرتے رہتے ہیں۔ یا پھر یا تو گھر کے بیٹھے ہوتے ہیں۔ کئی مسلمان ریاستوں کے پاس ان نوجوانوں کو کاروبار مہیا کرنے کے وسائل موجود نہیں۔ اس طرح مسلمان نوجوان پھر کچھ دوسری سرگرمیوں میں ملوث ہو جاتے ہیں۔

"خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت بدلنے کا"

مسلمان اسلام کی تعلیمات سے بھی دور ہو گئے ہیں اور پھر رزق کا شکوہ کرتے ہیں۔ خود غلط طریقے اپنا لیے ہیں مثلاً اسلام میں صبح جلدی اٹھنے اور رات کو جلدی سونے کا حکم دیا گیا ہے لیکن نوجوان نسل اس کے بالکل مختلف چلتی ہے۔ صبح جلدی اٹھ کر رزق کی تلاش کا حکم دیا گیا ہے لیکن مسلمان معاشرہ صبح دیر تک سوتا ہے۔ اس طرح مسلمانوں کے گھروں میں قرآن پاک تک بھی چھوڑ دیا گیا ہے اور پھر رزق کی تنگی کا شکوہ کیا جاتا ہے اور سب سے آخری لیکن سب سے اہم محنت نہیں کرتے حالانکہ

Scanned with CamScanner

حضرت محمدؐ کے تمام صحابہ محنت و مشقت والا کام کرتے تھے اور کچھ تو کھیتی باڑی بھی کرتے تھے۔

سورۃ النجم 39 **"وان لیس للانسان الا ما سعی"** اور یہ کہ انسان کیلئے وہی ہے جو اُس نے کوشش کی۔"

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر شک اور مغرب کی طرف جھکاؤ

تمام مسلمان عالک کو جب بھی کوئی مصیبت پیش آتی ہے بجائے اس کے بطور مسلمان اپنے واحد خالق، مالک، رحیم، رحمان اللہ سے رجوع کریں بلکہ مغربی عالک کا رخ کیا جاتا ہے جو کہ خود اپنے مسائل حل کرنے سے قاصر ہیں اور ان کو دی ہوئی ہر شے بھی مالک کی عطا کردہ ہے۔ اب اسی طرح معاشرے کی بات کی جائے خاص طور پر پاکستانی معاشرے میں لوگوں کو کوئی مشکلات پیش آتی ہیں تو بجائے اللہ کی ذات سے مدد کرنے کیلئے وہ پیروں، بابوں اور بزرگوں کا رخ کرتے ہیں اور اُن سے التجا کرتے ہیں جس کا ذکر قرآن میں بھی آیا ہے

سورۃ یونس، 106 ایت **"اور اللہ کے علاوہ تم کسی ہستی کو نہ پکارو جو نہ تم کو نفع دے سکے نہ نقصان پھر اگر تم نے ایسا کیا تو ظالموں سے ہو جاؤ گے"۔**

بطور مسلمان ہمیں ہر حال میں امید اپنے رب سے رکھنی چاہیے اسلام نے ہمیں عبادات کا طریقہ بھی بتایا ہے جس سے مسلمان اللہ کی خوشنودی وغیرہ حاصل کر سکتے ہیں نماز پڑھنے کا، روزہ رکھنے کا حکم، اور زکوۃ کا بھی

حکم ملتا ہے ان سب کو احسن طریقے سے ادا کر کے اللہ کی محبت حاصل کر سکتا ہے اور اللہ ہر وقت اس کی مدد شامل رہتا ہے انسان کو زندگی مشکل حالات کا بھی سامنا کرنا سکھاتا ہے۔ اس طرح انسان کی عزت اور خود مختاری بھی محفوظ رہتی ہے۔

اختتام Conclusion مسلمان معاشرے کی رکاوٹ کا سبب بھی اصل میں اسلامی تعلیمات سے منہ موڑ لینا ہے چونکہ اسلام ایک مکمل اور دائمی دین ہے۔ اس لیے رہتی دنیا تک جتنے بھی مسلم امہ کو مسائل پیش آتے رہیں گے اسلام اس میں ان کو راہنمائی فراہم کرتا رہے گا۔ اب یہ مسلم امہ کی مرضی ہے کہ وہ ان پر عمل کر کے مثالی معاشرے کی تکمیل کی طرف جانا چاہتے ہیں یا پھر اپنی موجودہ حالت میں رہنا چاہتے ہیں۔

Scanned with CamScanner